# ادبیات

## غزل

جناب اَلَم مظفر نگری

---

فروغِ بزمِ ہستی شمعِ فانوسِ یقیں میں ہوں
سراپا دل ہوں خضرِ منزلِ عرشِ بریں میں ہوں

محبت کی قسم رازِ حقیقت کا امیں میں ہوں
کتابِ زندگیِ غم کا درسِ اوّلیں میں ہوں

یدِ بیضا سے پوچھو یا چراغِ طورِ سینا سے
کسی پروردۂ صد غم کا داغِ آستیں میں ہوں

دو عالم جانتے ہیں امتحاں گاہِ محبت میں
امانت کو اٹھایا جس نے وہ خاکِ زمیں میں ہوں

حجابِ رنگ و بو میں آگ ہے یا جلوۂ رنگیں
سرِ شاخِ چمن گُل ہوں کہ جامِ آتشیں میں ہوں

حریمِ دل کا کیا کہنا یہاں جلوے ہی جلوے ہیں
بحمد اللہ یہیں وہ ہیں یہیں خلوت نشیں میں ہوں

خزاں کرتی ہے مجھ سے اکتسابِ رنگ و بوئے گُل
چمن پرور فغاں جس کی ہے وہ غم آفریں میں ہوں

عجب عالم میں ہے ربطِ نیاز و ناز کا عالَم
کہ خود ہی آستاں ہوں خود ہی سجدہ خود جبیں میں ہوں

سجا لیتا ہوں اپنا غم کدہ اُن کے تصور سے
بوصلِ دوست آزادِ غمِ دنیا و دیں میں ہوں

بہارِ انقلاب انگیز دیکھوں اس تمنا میں
چمن میں مدتوں سے خار و گل کا ہم نشیں میں ہوں

کوئی جب پردۂ آواز دل میں گونج اُٹھتا ہے
وہ کہتے ہیں کہ میں ہوں میں یہ کہتا ہوں نہیں میں ہوں

مبارک رہبریِ خضر تم کو قافلے والو!
بفیضِ گمرہی خود اپنی منزل کے قریں میں ہوں

یہ دشتِ کربلا ہے اور وہ ہے وادیٔ ایمن
کہیں ہنگامہ زارِ الاماں تم ہو کہیں میں ہوں

اَلَم پروازِ فکرِ شعر کی کچھ انتہا بھی ہے
مجھے محسوس ہوتا ہے سرِ عرشِ بریں میں ہوں